Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies solved assignments no 1 Autumn 2025 Code 1957 Fiqh-ul-Quran-I

سوال نمبر *1:* قرآنِ کریم کی روشنی میں فرائضِ غسل اور تیمم کی شرائط و طریقہ پر تفصیلی نوٹ

طہارت کا قرآنی تصور اور اس کی بنیادی حیثیت

اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں عبادات، معاملات، اخلاقیات اور معاشرت سب کا ربط **طہارت** سے جوڑا گیا ہے۔ قرآنِ کریم میں طہارت کو صرف جسمانی صفائی تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اسے روحانی پاکیزگی،

قلبی صفائی اور فکری تطہیر کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ نماز جیسی بنیادی عبادت کے لیے طہارت کو شرط قرار دے کر اسلام نے واضح کر دیا کہ بندہ جب اللہ کے حضور حاضر ہو تو وہ ظاہری اور باطنی دونوں اعتبار سے پاک ہو۔ غسل اور تیمم اسی قرآنی تصورِ طہارت کے دو اہم مظاہر ہیں جو انسان کو ہر حال میں عبادت کے قابل بناتے ہیں۔

غسل کا مفہوم اور شرعی حیثیت

غسل عربی زبان میں دھونے اور بہانے کو کہتے ہیں، جبکہ شرعی اصطلاح میں پورے جسم کو مخصوص نیت کے ساتھ اس طرح دھونا کہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہے، غسل کہلاتا ہے۔ غسل بعض خاص حالتوں میں فرض ہو جاتا ہے اور اس کے بغیر عبادت درست نہیں ہوتی۔ قرآنِ کریم نے غسل کو طہارتِ کبریٰ کے طور پر پیش کیا ہے جو انسان کو مکمل پاکیزگی عطا کرتا ہے۔

قرآنِ کریم میں غسل کا حکم

غسل کی فرضیت کا واضح ذکر قرآنِ مجید میں سورۃ المائدہ میں ملتا ہے:

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو، سروں کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرو"

(سورۃ المائدہ: 6)

یہ آیت غسل کے وجوب پر قطعی دلیل ہے اور واضح کرتی ہے کہ جنابت کی حالت میں محض وضو کافی نہیں بلکہ مکمل غسل ضروری ہے۔

غسل کے فرض ہونے کی حالتیں

غسل درج ذیل حالتوں میں فرض ہو جاتا ہے:

- جنابت کی حالت
- حیض ختم ہونے کے بعد

- نفاس ختم ہونے کے بعد
- بعض فقہی آراء کے مطابق اسلام قبول کرنے پر
- میت کو غسل دینا (زندہ شخص پر فرضِ کفایہ کے طور پر)

فرائضِ غسل کی تفصیل

***1.* نیت**

نیت غسل کی بنیاد ہے۔ دل میں یہ ارادہ ہونا ضروری ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور شرعی طہارت حاصل کرنے کے لیے غسل کر رہا ہوں۔ نیت کے بغیر غسل محض جسمانی صفائی رہ جاتی ہے، عبادت نہیں بنتی۔

***2.* کلی کرنا**

منہ میں پانی ڈال کر اچھی طرح گھمانا غسل کا فرض ہے۔ دانتوں، مسوڑھوں اور منہ کے اندرونی حصوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے، کیونکہ منہ بھی جسم کا حصہ ہے اور اس کی طہارت لازم ہے۔

***3.* ناک میں پانی ڈالنا**

ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ اس میں ناک کو اچھی طرح صاف کرنا شامل ہے تاکہ کسی قسم کی نجاست باقی نہ رہے۔

4. پورے جسم پر پانی بہانا

غسل کا سب سے اہم فرض پورے جسم پر پانی بہانا ہے۔ سر، بال، گردن، کان، بغلیں، ناف، انگلیوں کے درمیان جگہیں، حتیٰ کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہ جائے۔ اگر جسم کا کوئی حصہ خشک رہ گیا تو غسل مکمل نہیں ہوگا۔

غسل کا مسنون اور مکمل طریقہ

غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے جائیں، پھر شرمگاہ کو صاف کیا جائے، اس کے بعد مکمل وضو کیا جائے، پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہایا جائے اور آخر میں پورے جسم پر اس طرح پانی بہایا جائے کہ دائیں جانب سے آغاز ہو۔ یہ طریقہ نہ صرف جسمانی صفائی کا اعلیٰ نمونہ ہے بلکہ روحانی سکون کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔

تیمم کا مفہوم

تیمم لغوی اعتبار سے قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں پاک مٹی یا زمین کی جنس سے کسی چیز کے ذریعے مخصوص طریقے پر طہارت حاصل کرنا تیمم کہلاتا ہے۔ تیمم دراصل وضو اور غسل دونوں کا بدل ہے، لیکن یہ اصل نہیں بلکہ مجبوری کی صورت میں دی گئی ایک سہولت ہے۔

قرآنِ کریم میں تیمم کی مشروعیت

تیمم کی اجازت قرآنِ مجید میں صراحت کے ساتھ دی گئی ہے:

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو، پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو"

(سورۃ النساء: 43)

اسی طرح سورۃ المائدہ میں بھی تیمم کا ذکر موجود ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ تیمم کوئی وقتی یا ثانوی حکم نہیں بلکہ ایک مکمل شرعی رخصت ہے۔

تیمم کی شرائط کی تفصیل

***1.* پانی کا نہ ملنا**

اگر پانی بالکل موجود نہ ہو یا اتنا کم ہو کہ وضو یا غسل ممکن نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔

***2.* پانی کے استعمال سے نقصان کا اندیشہ**

اگر پانی موجود ہو لیکن بیماری، شدید سردی یا کسی اور نقصان کا اندیشہ ہو تو شریعت تیمم کی اجازت دیتی ہے۔

***3.* نماز کے وقت کی تنگی**

اگر وضو یا غسل کرنے میں نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو تیمم کیا جا سکتا ہے۔

***4.* پاک مٹی یا زمین**

تیمم کے لیے مٹی، ریت، پتھر یا ایسی چیز استعمال کی جائے جو زمین کی جنس سے ہو اور پاک ہو۔

تیمم کے فرائض

1. **نیت**

دل میں یہ ارادہ ہونا ضروری ہے کہ میں طہارت حاصل کرنے کے لیے تیمم کر رہا ہوں۔

2. **پاک مٹی پر ہاتھ مارنا**

دونوں ہاتھ ایک مرتبہ پاک مٹی یا زمین پر مارنا تیمم کا بنیادی فرض ہے۔

3. **چہرے پر مسح**

مٹی لگے ہاتھوں سے پورے چہرے پر مسح کرنا فرض ہے۔

4. **ہاتھوں پر مسح**

دونوں ہاتھوں پر کلائیوں یا کہنیوں تک مسح کرنا تیمم کا لازمی حصہ ہے۔

تیمم کا مکمل طریقہ

تیمم اس طرح کیا جاتا ہے کہ پہلے پاک مٹی پر ہاتھ مارے جائیں، اضافی مٹی جھاڑ دی جائے، پھر پورے چہرے پر مسح کیا جائے، اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر مسح کیا جائے۔ یہ عمل نہایت سادہ مگر شرعی طور پر مکمل ہے۔

غسل اور تیمم کا تقابلی مطالعہ

غسل اصل حکم ہے اور پانی کے ذریعے مکمل جسمانی طہارت فراہم کرتا ہے، جبکہ تیمم ایک رخصت ہے جو مجبوری کی حالت میں دی گئی ہے۔ غسل جسم اور روح دونوں کو پاک کرتا ہے، جبکہ تیمم انسان کو عبادت سے محروم ہونے سے بچاتا ہے۔ دونوں کا مقصد اللہ کے حضور پاکیزگی کے ساتھ حاضر ہونا ہے۔

حکمت اور فلسفہ

اسلام نے غسل اور تیمم کے احکام دے کر یہ واضح کیا ہے کہ شریعت میں نہ سختی ہے نہ بے جا نرمی۔ جہاں سہولت ممکن ہو وہاں مکمل صفائی کا حکم ہے، اور جہاں مشکل ہو وہاں آسانی فراہم کی گئی ہے۔ یہی اسلامی شریعت کا حسن، اعتدال اور انسان دوستی ہے۔

خلاصہ

قرآنِ کریم کی روشنی میں غسل اور تیمم دونوں طہارت کے بنیادی ذرائع ہیں۔ غسل جنابت، حیض اور نفاس کے بعد فرض ہے اور اس کے فرائض نیت، کلی، ناک میں پانی ڈالنا اور پورے جسم کو دھونا ہیں۔ تیمم پانی نہ ہونے یا استعمال پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کا بدل ہے، جس کے لیے نیت، پاک مٹی اور مخصوص مسح لازم ہے۔ اسلام نے ان احکام کے ذریعے ہر حالت میں عبادت کا راستہ کھلا رکھا ہے اور یہی اسلامی تعلیمات کی جامعیت، سہولت اور حکمت کی روشن دلیل ہے۔

سوال نمبر 2: جماعت کی اہمیت و فرضیت نیز امامت کی ذمہ داری و مسئولیت پر تفصیل سے بحث کریں

جماعت کا مفہوم

جماعت لغوی اعتبار سے اجتماع اور اکٹھا ہونے کو کہتے ہیں، جبکہ شرعی اصطلاح میں ایک امام کی اقتدا میں مقررہ طریقے کے مطابق نماز ادا کرنا جماعت کہلاتا ہے۔ اسلام میں عبادات کا بڑا حصہ اجتماعی روح کا حامل ہے اور جماعت اسی اجتماعی نظامِ عبادت کی عملی شکل ہے۔

اسلام میں جماعت کی اہمیت

اسلام نے فرد کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح پر بھی زور دیا ہے۔ جماعت کی نماز محض عبادت نہیں بلکہ مسلمانوں کے باہمی ربط، مساوات، اتحاد اور نظم و ضبط کا مظہر ہے۔ جماعت میں کھڑے ہو کر امیر و غریب، حاکم و

محکوم، عالم و جاہل سب ایک ہی صف میں ایک ہی رب کے حضور جھکتے ہیں، جو عملی مساوات کی بہترین مثال ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں جماعت

قرآنِ کریم میں نماز کو اجتماعی انداز میں قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

"اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"

(سورۃ البقرہ: 43)

یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا مطلوب و پسندیدہ عمل ہے، کیونکہ "رکوع کرنے والوں کے ساتھ" کا حکم اجتماعی عبادت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

احادیث کی روشنی میں جماعت کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے جماعت کی نماز کو انفرادی نماز پر فضیلت دی ہے۔ حدیثِ مبارکہ کے مطابق جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ یہ فضیلت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں جماعت کو کس قدر اہم مقام حاصل ہے۔

جماعت کی فرضیت

فقہاء کے نزدیک جماعت کی فرضیت کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں، مگر اکثر علماء کے نزدیک مردوں کے لیے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا فرضِ کفایہ یا مؤکد سنت کے درجے میں آتا ہے، جبکہ بعض علماء اسے فرضِ عین قرار دیتے ہیں، خصوصاً فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے حوالے سے۔ اس اختلاف کے باوجود اس بات پر اتفاق ہے کہ بلاعذر جماعت ترک کرنا ناپسندیدہ اور قابلِ مواخذہ عمل ہے۔

جماعت کے دینی و معاشرتی فوائد

دینی فوائد

جماعت کے ذریعے نماز میں خشوع و خضوع بڑھتا ہے، عبادت میں تسلسل پیدا ہوتا ہے اور اللہ کے حضور اجتماعی بندگی کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

معاشرتی فوائد

جماعت مسلمانوں کے درمیان بھائی چارے، اتحاد اور نظم و ضبط کو فروغ دیتی ہے۔ مسجد میں روزانہ ملاقات سے ایک دوسرے کے حالات کا علم ہوتا ہے اور سماجی مسائل کے حل میں مدد ملتی ہے۔

اخلاقی فوائد

جماعت انسان کو پابندئ وقت، نظم اور اطاعت کا خوگر بناتی ہے، جو ایک صالح معاشرے کی بنیاد ہے۔

امامت کا مفہوم

امامت لغوی اعتبار سے قیادت اور پیشوائی کو کہتے ہیں، جبکہ شرعی اصطلاح میں نماز میں لوگوں کی رہنمائی اور قیادت کرنا امامت کہلاتا ہے۔ امام درحقیقت جماعت کا دینی و اخلاقی نمائندہ ہوتا ہے۔

امامت کی اہمیت

امام کا مقام محض نماز پڑھانے والے کا نہیں بلکہ وہ جماعت کے لیے رہبر، معلم اور نمونہ ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ امام کو آگے اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا اس کے اعمال اور قراءت درست ہونی چاہیے۔

امام کی بنیادی ذمہ داریاں

درست قراءت

امام پر لازم ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی درست اور واضح قراءت کرے تاکہ مقتدیوں کی نماز صحیح طور پر ادا ہو سکے۔

شرعی مسائل سے واقفیت

امام کو نماز، طہارت اور دیگر بنیادی شرعی احکام کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ جماعت کی درست رہنمائی کر سکے۔

اخلاص و تقویٰ

امامت ایک عظیم امانت ہے، اس لیے امام کا کردار متقی، بااخلاق اور دیانت دار ہونا چاہیے تاکہ اس کی ذات جماعت کے لیے عملی نمونہ بنے۔

امام کی اخلاقی و سماجی مسئولیت

کردار کی پاکیزگی

امام کا ذاتی کردار جماعت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر امام صالح ہوگا تو جماعت میں بھی دینی ذوق اور عمل پیدا ہوگا۔

اتحاد و اتفاق کا فروغ

امام پر لازم ہے کہ وہ جماعت کے درمیان اتحاد، محبت اور بھائی چارے کو فروغ دے اور اختلافات سے بچنے کی کوشش کرے۔

اصلاح و نصیحت

امام کا ایک اہم فرض یہ بھی ہے کہ وہ خطبات، دروس اور گفتگو کے ذریعے لوگوں کی اخلاقی اور دینی اصلاح کرے۔

امامت میں غفلت کے نقصانات

اگر امام اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کرے تو اس کے اثرات پوری جماعت پر پڑتے ہیں۔ غلط قراءت، غیر ذمہ دارانہ رویہ یا بدعملی سے نہ صرف عبادت متاثر ہوتی ہے بلکہ دین سے بددلی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

جماعت اور امامت کا باہمی تعلق

جماعت اور امامت لازم و ملزوم ہیں۔ بغیر امام کے جماعت ممکن نہیں اور بغیر جماعت کے امامت کا تصور ادھورا ہے۔ دونوں مل کر اسلامی معاشرے میں نظم، اتحاد اور دینی شعور کو زندہ رکھتے ہیں۔

نتیجہ

اسلام میں جماعت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ عبادت کے ساتھ ساتھ اجتماعی نظم، مساوات اور اتحاد کا عملی مظہر ہے۔ جماعت کی فرضیت اور فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اسی طرح امامت ایک عظیم دینی ذمہ داری ہے جو امام کو روحانی، اخلاقی اور سماجی سطح پر جواب دہ بناتی ہے۔ ایک صالح امام اور باقاعدہ جماعت مل کر نہ صرف عبادات کو بہتر بناتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

سوال نمبر 3: صوم کا لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے روزہ کے احکام پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں

صوم کا لغوی مفہوم

لفظ **صوم** عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں **رک جانا، باز رہنا، خاموشی اختیار کرنا یا کسی کام سے اپنے آپ کو روک لینا**۔ عربی لغت میں صوم کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جس میں انسان کسی فعل کو ترک کرے، چاہے وہ بولنے سے رکنا ہو، چلنے سے باز رہنا ہو یا کسی اور عمل کو چھوڑ دینا ہو۔ قرآنِ کریم میں حضرت مریمؑ کے واقعے میں صوم کا لغوی مفہوم واضح طور پر سامنے آتا ہے جہاں انہوں نے بولنے سے رکنے کو صوم کہا۔

صوم کا اصطلاحی مفہوم

شرعی اصطلاح میں **صوم** سے مراد ہے:

طلوعِ فجرِ صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے، پینے اور

نفسانی خواہشات سے رک جانا۔

یہ محض بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے نفس کو جائز خواہشات سے بھی روکنے کا نام ہے۔ اسلام میں روزہ ایک مکمل روحانی، اخلاقی اور جسمانی عبادت ہے جو انسان کی پوری شخصیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

روزے کی فرضیت

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ اس کی فرضیت قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں، بشرطیکہ وہ شرعی عذر سے پاک ہوں۔

قرآنِ کریم میں روزے کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو"

یہ آیت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ روزے کا اصل مقصد **تقویٰ** کا حصول ہے، یعنی اللہ کا خوف، اطاعت اور گناہوں سے بچاؤ۔

روزے کی نیت

نیت روزے کی روح ہے۔ بغیر نیت کے روزہ درست نہیں ہوتا۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں مگر مستحب ہے۔ فرض روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے جبکہ نفلی روزے کی نیت دن میں بھی کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ فجر کے بعد کوئی ایسا عمل نہ کیا ہو جو روزہ توڑ دیتا ہو۔

روزے کے ارکان

روزے کے دو بنیادی ارکان ہیں:

1. نیت
2. طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک روزہ توڑنے والی چیزوں سے رکنا

ان دونوں میں سے کسی ایک کے بغیر روزہ صحیح نہیں ہوتا۔

روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے

کھانا پینا

جان بوجھ کر کچھ کھانا یا پینا روزہ توڑ دیتا ہے، چاہے مقدار کم ہو یا زیادہ۔

جماع

دن کے وقت بیوی سے ہم بستری کرنا روزہ توڑ دیتا ہے اور اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے۔

قصداً قے کرنا

جان بوجھ کر منہ بھر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ بلا ارادہ قے آ جائے تو روزہ برقرار رہتا ہے۔

حیض و نفاس

عورت کو اگر حیض یا نفاس آ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعد میں اس کی قضا لازم ہوتی ہے۔

وہ امور جو روزہ نہیں توڑتے

بھول کر کھا پی لینا

اگر روزے کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لیا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

غیر ارادی قے

بلا ارادہ قے آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

خوشبو یا سرمہ

خوشبو سونگھنا یا سرمہ لگانا روزے کو نہیں توڑتا۔

روزے کی قضا اور کفارہ

قضا

اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑا جائے یا ٹوٹ جائے تو اس کی صرف قضا لازم ہوتی ہے۔

کفارہ

اگر بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ جان بوجھ کر توڑا جائے تو اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے۔ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا، یا ساٹھ دن کے مسلسل روزے رکھنا، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا شامل ہے۔

کن افراد کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے

مریض

اگر روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔

مسافر

شرعی مسافت پر سفر کرنے والا شخص روزہ چھوڑ سکتا ہے اور بعد میں قضا کرے گا۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت

اگر بچے یا اپنی صحت کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ سکتی ہیں اور بعد میں قضا کریں گی۔

بوڑھے افراد

جو دائمی طور پر روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ فدیہ ادا کریں گے۔

روزے کا فدیہ

ایسا بوڑھا یا دائمی مریض جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو، وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے یا اس کے برابر رقم ادا کرے۔

روزے کی روحانی اہمیت

تقویٰ کا حصول

روزہ انسان میں اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے اور اسے گناہوں سے بچنے کی تربیت دیتا ہے۔

صبر اور برداشت

بھوک اور پیاس کے ذریعے انسان صبر، ضبط اور تحمل سیکھتا ہے۔

نفس کی تربیت

روزہ خواہشات کو قابو میں رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

روزے کی اخلاقی اہمیت

روزہ انسان کو جھوٹ، غیبت، حسد اور بد اخلاقی سے روکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر روزہ دار بد زبانی اور برے کام نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں۔

روزے کی معاشرتی اہمیت

ہمدردی کا جذبہ

روزہ رکھنے سے غریبوں اور محتاجوں کی تکلیف کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

مساوات

رمضان میں امیر اور غریب سب ایک ہی کیفیت سے گزرتے ہیں، جس سے معاشرتی مساوات کو فروغ ملتا ہے۔

روزے کی طبی اہمیت

روزہ نظامِ ہاضمہ کو آرام دیتا ہے، جسم سے فاسد مادوں کے اخراج میں مدد دیتا ہے اور صحت کو بہتر بناتا ہے، بشرطیکہ اعتدال کے ساتھ افطار و سحر کی جائے۔

رمضان المبارک اور اجتماعی عبادات

رمضان صرف روزے کا مہینہ نہیں بلکہ قرآن، تراویح، صدقہ و خیرات اور دعا کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کو اجتماعی طور پر روحانی بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

خلاصہ

صوم لغوی طور پر رک جانے اور اصطلاحی طور پر مخصوص وقت میں مخصوص امور سے نیت کے ساتھ رکنے کا نام ہے۔ روزہ اسلام کی عظیم عبادت ہے جو انسان کی روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور جسمانی تربیت کرتی ہے۔ روزے کے احکام انسان کو نظم و ضبط، تقویٰ اور اللہ کی قربت عطا کرتے ہیں اور یہی اس عبادت کا اصل مقصد ہے۔

سوال نمبر *4:* قربانی کے احکام اور محرماتِ حج پر تفصیل سے نوٹ قلمبند کریں

قربانی کا مفہوم

قربانی عربی لفظ **قُرب** سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں **اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔** شرعی اصطلاح میں قربانی سے مراد **ایامِ مخصوصہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مخصوص جانور ذبح کرنا** ہے۔ قربانی ایک عظیم عبادت اور شعائرِ اسلام میں سے ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم اطاعت و قربانی کی یاد تازہ کرتی ہے۔

قربانی کی شرعی حیثیت

قربانی ہر صاحبِ استطاعت مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم مرد و عورت پر **واجب** ہے۔ جو شخص نصاب کا مالک ہو اور اس پر زکوٰۃ فرض ہو، اس پر قربانی

بھی واجب ہوتی ہے۔ قربانی کی فرضیت قرآن، سنت اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔

قرآنِ کریم میں قربانی کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو"

یہ آیت واضح طور پر قربانی کے حکم کو بیان کرتی ہے اور اس عبادت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

قربانی کے ایام

قربانی صرف ***10***، ***11*** اور ***12*** **ذوالحجہ** کو کی جاتی ہے۔

10 ذوالحجہ کو قربانی افضل ہے، اس کے بعد *11* اور پھر *12* ذوالحجہ کا درجہ ہے۔ ان دنوں کے علاوہ قربانی درست نہیں۔

قربانی کے جانور

قربانی درج ذیل جانوروں کی جا سکتی ہے:

- اونٹ
- گائے / بیل
- بکری / بکرا
- دنبہ / بھیڑ

اونٹ اور گائے میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں جبکہ بکری، بکرا، بھیڑ یا دنبہ صرف ایک فرد کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔

قربانی کے جانور کی شرائط

عمر کی شرط

- اونٹ: کم از کم 5 سال

- گائے / بیل: کم از کم 2 سال
- بکری / بکرا: کم از کم 1 سال
- بھیڑ: 6 ماہ (اگر صحت مند ہو)

عیوب سے پاک ہونا

قربانی کا جانور اندھا، لنگڑا، شدید بیمار، انتہائی کمزور یا کان اور دم کے بڑے حصے سے محروم نہ ہو۔

قربانی کا طریقہ

قربانی کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے، چھری تیز ہو، اور ذبح کرنے والا **بسم اللہ، اللہ اکبر** پڑھے۔ ذبح میں جلدی کی جائے اور جانور کو تکلیف نہ دی جائے۔

قربانی کا گوشت

قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا مستحب ہے:

1. ایک حصہ اپنے لیے
2. ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں کے لیے
3. ایک حصہ غریبوں اور مسکینوں کے لیے

قربانی کا گوشت بیچنا یا قصائی کو اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں۔

قربانی کی روحانی و معاشرتی اہمیت

اطاعتِ الٰہی

قربانی اللہ کے حکم کے سامنے مکمل سرِ تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔

ایثار و ہمدردی

قربانی معاشرے میں غریبوں اور محتاجوں کے ساتھ ہمدردی کو فروغ دیتی ہے۔

مساوات

امیر و غریب سب ایک ہی عبادت میں شریک ہوتے ہیں، جو اسلامی مساوات کا عملی مظاہرہ ہے۔

حج کا تعارف

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ حج کے دوران کچھ چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں جنہیں **محرماتِ حج** کہا جاتا ہے۔

محرماتِ حج کا مفہوم

محرماتِ حج سے مراد وہ امور ہیں جو **احرام باندھنے کے بعد حاجی پر حرام ہو جاتے ہیں**۔ ان احکامات کا مقصد حاجی کی روحانی، اخلاقی اور عملی تربیت ہے۔

احرام کا مفہوم

احرام مخصوص لباس پہننے اور مخصوص نیت کے ساتھ کچھ چیزوں سے رک جانے کا نام ہے۔ احرام باندھنے کے بعد حاجی پر کئی پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں۔

محرماتِ حج کی اقسام

جسمانی محرمات

بال کاٹنا

احرام کی حالت میں سر یا جسم کے بال کاٹنا یا مونڈنا حرام ہے۔

ناخن کاٹنا

احرام میں ناخن کاٹنے کی اجازت نہیں۔

لباس سے متعلق محرمات

مردوں کے لیے

سلا ہوا لباس، ٹوپی، عمامہ یا موزے پہننا منع ہے۔

عورتوں کے لیے

چہرے پر نقاب اور ہاتھوں میں دستانے پہننا منع ہے، البتہ عام لباس جائز ہے۔

خوشبو سے متعلق محرمات

احرام کی حالت میں خوشبو لگانا یا خوشبو دار چیز استعمال کرنا حرام ہے۔

ازدواجی محرمات

ہم بستری

احرام کی حالت میں بیوی سے ہم بستری حرام ہے۔

شہوت آمیز گفتگو

بیوی سے شہوت انگیز گفتگو یا بوس و کنار بھی منع ہے۔

شکار سے متعلق محرمات

خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا اس میں مدد دینا حرام ہے۔

اخلاقی محرمات

لڑائی جھگڑا

حج کے دوران لڑائی، جھگڑا، گالی گلوچ اور بد اخلاقی سختی سے منع ہے۔

فسق و فجور

گناہ کے تمام کام احرام میں مزید سنگین ہو جاتے ہیں۔

محرمات کی خلاف ورزی کا کفارہ

اگر کوئی حاجی لاعلمی یا غلطی سے محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کر لے تو اس پر **دم، صدقہ یا روزہ** واجب ہوتا ہے، جس کی تفصیل فقہ میں بیان کی گئی ہے۔

محرماتِ حج کی حکمت

ضبطِ نفس

یہ پابندیاں انسان کو صبر اور ضبطِ نفس سکھاتی ہیں۔

مساوات

احرام کا لباس امیر و غریب کے فرق کو ختم کر دیتا ہے۔

روحانی پاکیزگی

محرمات انسان کو گناہوں سے بچا کر روحانی بلندی عطا کرتی ہیں۔

قربانی اور حج کا باہمی تعلق

قربانی اور حج دونوں حضرت ابراہیمؑ کی سنت سے جڑی عبادات ہیں۔ حج میں قربانی حاجی کی عبادت کی تکمیل اور شکرانے کی علامت ہے۔

خلاصہ

قربانی ایک عظیم اسلامی عبادت ہے جو اطاعت، ایثار اور تقویٰ کا عملی مظاہرہ ہے، جبکہ محرماتِ حج حاجی کی روحانی، اخلاقی اور عملی تربیت کا ذریعہ ہیں۔ قربانی اور حج دونوں انسان کو اللہ کے قریب کرتے ہیں اور اسلامی معاشرے میں مساوات، ہمدردی اور اخوت کو فروغ دیتے ہیں۔

سوال نمبر 5: زکوٰۃ کی فرضیت اور نصابِ زکوٰۃ پر مفصل نوٹ لکھیں

زکوٰۃ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی **پاکیزگی، بڑھوتری، نشوونما اور برکت** کے ہیں۔

شرعی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد **مال کے ایک مخصوص حصے کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، مخصوص مستحقین تک پہنچانا** ہے۔ زکوٰۃ دراصل مال کو روحانی و اخلاقی نجاست سے پاک کرنے اور معاشرے میں معاشی توازن قائم کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ ہے۔

زکوٰۃ کی شرعی حیثیت

زکوٰۃ اسلام کے **پانچ بنیادی ارکان** میں سے ایک ہے۔ یہ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر **فرضِ عین** ہے۔ زکوٰۃ کی فرضیت قرآنِ کریم، سنتِ نبوی ﷺ اور

اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، جبکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا سخت گناہگار ہے۔

قرآنِ کریم میں زکوٰۃ کی فرضیت

قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے، جو اس کی غیر معمولی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"

ایک اور مقام پر فرمایا:

"ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ وصول کرو، اس کے ذریعے تم انہیں پاک اور صاف کرو"

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ زکوٰۃ صرف مالی فریضہ نہیں بلکہ روحانی تطہیر کا ذریعہ بھی ہے۔

احادیثِ نبوی ﷺ میں زکوٰۃ کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: کلمہ شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا"

ایک اور حدیث میں فرمایا:

"جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کا مال اس کے لیے عذاب بن جائے گا"

زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط

مسلمان ہونا

زکوٰۃ صرف مسلمان پر فرض ہے۔

آزاد ہونا

غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

عاقل و بالغ ہونا

بعض فقہاء کے نزدیک نابالغ کے مال پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، اگر نصاب کو پہنچ جائے۔

صاحبِ نصاب ہونا

جس کے پاس مقررہ حد (نصاب) کے برابر یا اس سے زائد مال ہو۔

مال پر پورا قمری سال گزرنا

سوائے زرعی پیداوار اور معدنیات کے، جن پر سال کی شرط نہیں۔

نصابِ زکوٰۃ کا مفہوم

نصاب سے مراد **مال کی وہ کم از کم مقدار** ہے جس کے مکمل ہونے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ نصاب کا مقصد یہ ہے کہ زکوٰۃ صرف مالدار طبقے پر فرض ہو، نہ کہ ہر شخص پر۔

سونے کا نصاب

سونے کا نصاب **ساڑھے سات تولہ *(87.48 گرام)*** ہے۔

اگر کسی شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ سونا ہو اور اس پر پورا قمری سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو گی۔

چاندی کا نصاب

چاندی کا نصاب **ساڑھے باون تولہ *(612.36 گرام)*** ہے۔

چاندی کا نصاب کم ہونے کی وجہ سے فقہاء نے عام طور پر چاندی کے نصاب کو معیار بنایا ہے تاکہ زیادہ لوگ زکوٰۃ کے دائرے میں آئیں۔

نقدی اور بینک بیلنس کا نصاب

نقدی، بینک بیلنس، پرائز بانڈز اور دیگر مالی اثاثے **سونے یا چاندی کے نصاب کے مطابق** شمار کیے جاتے ہیں۔ اگر ان کی مجموعی مالیت نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

تجارتی مال کا نصاب

تجارتی مال سے مراد وہ اشیاء ہیں جو نفع کے لیے خریدی جائیں۔ ان کی مجموعی مالیت اگر نصاب کے برابر ہو تو ان پر **سالانہ *2.5* فیصد** زکوٰۃ فرض ہے۔

زرعی پیداوار کا نصاب

زرعی پیداوار پر زکوٰۃ کو **عشر** کہا جاتا ہے۔

- بارانی زمین کی پیداوار پر ***10* فیصد**
- نہری یا مشینی آبپاشی والی زمین پر ***5* فیصد**

زرعی پیداوار میں سال گزرنے کی شرط نہیں۔

مویشیوں پر زکوٰۃ

اونٹ، گائے، بیل، بکری اور بھیڑ پر بھی مخصوص نصاب کے مطابق زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، جس کی تفصیل فقہ کی کتب میں موجود ہے۔

زکوٰۃ کی مقدار

عام طور پر زکوٰۃ کی شرح ***2.5* فیصد (چالیسواں حصہ)** ہے۔

مثال کے طور پر اگر کسی کے پاس ایک لاکھ روپے ہوں تو اس پر ڈھائی ہزار روپے زکوٰۃ فرض ہو گی۔

زکوٰۃ کے مستحقین

قرآنِ کریم نے آٹھ مستحقین بیان کیے ہیں:

1. فقراء
2. مساکین
3. عاملینِ زکوٰۃ

4. مؤلفۃ القلوب
5. غلام آزاد کرانے میں
6. مقروض
7. اللہ کی راہ میں
8. مسافر

زکوٰۃ کی حکمت و اہمیت

معاشی مساوات

زکوٰۃ دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے روکتی ہے۔

غربت کا خاتمہ

زکوٰۃ غریب طبقے کو معاشی سہارا فراہم کرتی ہے۔

مال کی پاکیزگی

زکوٰۃ مال کو حرام اور ناپاک اثرات سے پاک کرتی ہے۔

روحانی تربیت

زکوٰۃ انسان میں ایثار، سخاوت اور ہمدردی پیدا کرتی ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات

روحانی نقصان

دل کی سختی اور مال کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاشرتی فساد

طبقاتی خلیج بڑھتی ہے اور جرائم میں اضافہ ہوتا ہے۔

آخرت کا عذاب

قرآن و حدیث میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے سخت وعید آئی ہے۔

خلاصہ

زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی مالی فریضہ ہے جو فرد کی روحانی اصلاح اور معاشرے کی معاشی فلاح دونوں کا ضامن ہے۔ نصابِ زکوٰۃ اس بات کو یقینی

بناتا ہے کہ صرف صاحبِ استطاعت افراد ہی اس فریضے کے مکلف ہوں۔ اگر زکوٰۃ کا نظام صحیح معنوں میں نافذ ہو جائے تو غربت، بے روزگاری اور معاشرتی ناانصافی کا بڑی حد تک خاتمہ ممکن ہے۔